© rasailojaraid.com

دار الافتاء

استفتاء

شریعت میں تارک نماز کا حکم

کیا حکم ہے شریعت محمدیہ کا دریں مسئلہ کہ اس عہد ضلالت میں بے نمازوں کی نہایت کثرت ہے۔ بعض لوگ تو بالکل ہی نماز نہیں پڑھتے۔ پانچوں نمازوں کے بالکلیہ تارک ہیں اور بعض دس بیس دن پڑھ لیتے ہیں۔ پھر دس بیس دن چھوڑ دیتے ہیں۔ بعض صرف عید، جنازہ کی نماز پڑھ لیتے ہیں اور باقی صلواتِ خمسہ نہیں پڑھتے۔ بعض یہ اقرار کرتے ہیں کہ واقعی نماز فرض ہے اور نہ پڑھنا گناہ ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ نمازوں میں کیا دھرا ہے۔ اللہ بخشنے والا، نکتہ نواز ہے اور وہ اپنی رحمت سے بخش دے گا۔ بعض کہتے ہیں نماز تو ظاہری لوگوں کے لیے ہے۔ ہم اہل باطن ہیں دل میں اللہ کو یاد کرتے ہیں۔ یہ نمازی لوگ مسجد کی فرش پر ہوتے ہیں اور ہم تصورِ شیخ سے عرش پر پہنچے ہیں۔ کئی پیر لوگ نمازیں نہیں پڑھتے وہ کہتے ہیں کہ نماز معرفت و یقین حاصل ہونے تک ہے جب کامل یقین اور معرفت حاصل ہو گئی تو نماز ساقط ہو گئی۔ قرآن کریم میں ہے۔ "واعبد ربک حتیٰ یأتیک الیقین" کہ "یقین حاصل ہونے تک اللہ کی عبادت کر۔ جب یقین حاصل ہو جائے تو پھر خدا کا تصور کافی ہے۔ نمازوں کا محض رواج ہے۔

بعض بھنگ نوش کہتے ہیں کہ ؎

نہ مر بھوکا نہ جا مسجد نہ دے سجدہ — وضو کا توڑ دے کوزہ شراب شوق پیتا جا

اب استفتاء یہ ہے کہ بے نمازوں کی بابت شرعی حکم کیا ہے۔ کیا وہ کافر خارج از اسلام ہیں یا کلمہ گو مسلمان ہیں؟ ان کا جنازہ پڑھنا چاہیے یا نہیں؟ اور بے نماز کا نمازی عورت سے نکاح ہو جاتا ہے یا نہیں، آج کل خاوند نمازی ہے تو عورت بے نماز ہے اور عورت نمازن ہے تو خاوند بے نماز ہے۔ بعض گھروں میں دونوں بے نماز ہیں۔ اکثر علماء بے نماز کو مسلمان گنہگار قرار دیتے ہیں اور جنازہ ان کا پڑھ دیتے ہیں اور بعض بے نماز کو کافر، خارج از اسلام قرار دیتے ہیں نہ ان کا جنازہ کرتے ہیں اور نہ کسی نیک نمازن عورت سے اس کا نکاح پڑھتے ہیں اور نہ نمازی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کو بے نماز کا وارث قرار دیتے ہیں اور نہ بے نمازوں کی اولاد صغیر کا جنازہ پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ کافروں کی اولاد ہے۔ کافروں کی اولاد کا جنازہ جائز نہیں ہے کہ وہ کفار کے تابع ہیں اور مسئلہ کا پورا فیصلہ بروئے قرآن و حدیث بیان کیا جائے اور یہ بھی بتایا جائے کہ بے نماز پر حد شرعی ہے یا نہیں؟ بینوا بالدلیل توجروا عند اللہ الجلیل۔

(السائل محمد سلیم ساکن چک ۳۸۱ ای۔بی ضلع وہاڑی)

الجواب بعون الوہاب وھو الموفق للصواب۔

الحمد للہ رب العالمین اما بعد فاقول وباللہ التوفیق۔ واضح ہو کہ اگرچہ تارکِ صلوٰۃ کے بارہ میں علمائے متقدمین اور متاخرین کا سخت اختلاف ہے۔ لیکن اختلاف سے کوئی مسئلہ بھی خالی نہیں ہے حتیٰ کہ ذاتِ الٰہی اور ذاتِ نبوی کے بارہ میں بھی اختلاف پیدا ہو چکا ہے اس لیے ہر اختلافی مسئلہ میں حکم حق اور صواب معلوم کرنا ضروری ہے۔ پس میری تحقیق میں حق اور صواب یہ ہے کہ بے نماز کافر و مشرک خارج از اسلام ہے اور دائمی جہنمی ہے نہ اس کا نکاح کسی موحد مسلمان سے جائز ہے اور نہ اس کا جنازہ پڑھنا جائز ہے اور نہ اسلامی برتاؤ سلام وغیرہ جائز ہے اور نہ بے نماز، نمازی اور نہ نمازی، بے نماز کا وارث ہے۔ اور نہ بے نماز کافر کی اولاد نابالغ کا جنازہ کرنا جائز ہے اور اس پر وہی تمام احکام نافذ ہیں جو کفار کے بارہ میں کتاب و سنت میں وارد ہیں۔

اب ہر ایک حکم کی دلیل کتاب و سنت سے ملاحظہ فرمائیں اور علماء اور ملّا، مولویوں کے اختلاف اور مذہب کو بالکل نظر انداز کر دیں کہ وہ کتاب و سنت کے دلائل کے مقابلہ میں بالکل لاشئ ہیں۔

اول یہ حکم کہ بے نماز کافر ہے اس کے دلائل یہ ہیں۔ حضرت بریدہ صحابیؓ یہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی کہ آنجناب نے فرمایا۔

العهد الذی بيننا وبينهم الصلوٰة فمن تركها فقد كفر (رواه احمد وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجه وابن حبان والحاكم باسانيد صحيحة۔ یعنی اسلام کا وہ عہد جو ہمارے مسلمانوں اور کافروں کے درمیان طے ہوا ہے وہ یہ ہے کہ جس نے نماز چھوڑ دی وہ کافر ہوا جو کافروں میں شمار ہے۔ علامہ نواب صدیق حسن رحمہ اللہ نے ہدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل کے ص ۲۹ میں یہ لکھا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

این حدیث دلیل است بر کافر شدن تارک نماز الخ کہ "یہ حدیث بے نماز کے کافر ہونے پر دلیل ہے کہ وہ کافر ہے۔"

دوسری حدیث حضرت بریدہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بکروا بالصلوٰۃ فی یوم الغیم فانہ من ترک الصلوٰۃ فقد کفر (رواہ ابن حبان فی صحیحہ) کہ "ابر والے دن نماز سویرے اول وقت پڑھو کیونکہ جس نے نماز ترک کر دی وہ کافر ہوا۔" یعنی ابر والے دن نماز میں سستی ہو جاتی ہے اس کا خیال رکھو کیونکہ جس نے نماز چھوڑ دی وہ کافر ہوا۔

تیسری حدیث عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے متعلق احکام بیان کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا: من حافظ علیہا کانت لہ نوراً وبرھاناً ونجاۃ یوم القیامۃ۔ کہ "جس شخص نے ہمیشہ نماز پڑھی اور اس کی حفاظت کی اس کے لیے قیامت کے دن یہ نماز روشنی اور اس کے ایمان کی دلیل اور دوزخ سے نجات کا ذریعہ بن جائے گی۔ اور جس نے محافظت نہ کی اور نہ ہمیشہ پڑھی کبھی چھوڑ دی اور کبھی پڑھی تو اس کے لیے نہ روشنی ہوگی نہ دلیل ایمان کی اور نہ نجات کا ذریعہ اور معذب ہوگا قیامت کے دن ساتھ قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کے۔ رواہ احمد فی مسندہ وفی الزواجر سندہ جید والدارمی والبیھقی فی الشعب والطبرانی فی الکبیر والاوسط وابن حبان فی صحیحہ وقال فی مجمع الزوائد رجال احمد ثقات

اس حدیث سے ان لوگوں کا "رد" ہو گیا جو بے نماز کے کفر کو معمولی کفر اور بے نماز کو عملی کافر کہتے ہیں اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ بے نماز کا کفر اعلیٰ درجہ کا کفر ہے جو منتفی ایمان اور مخرج عن الملۃ اور بے نماز فرعون اور ہامان وغیرہ کی طرح دائمی جہنمی ہے اگر دائمی جہنمی نہ ہوتا تو ان اکابر کافروں کے ساتھ معذب نہ ہوتا۔

ایک حدیث میں یہ آیا ہے جو ترغیب میں ہے کہ ایک شخص قبیلہ قضاعہ کا آیا اور اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اگر میں لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دوں اور پانچوں نمازیں ہمیشہ پڑھوں اور رمضان کے روزے بھی رکھوں اور زکوٰۃ بھی ادا کروں تو میں کن لوگوں میں شمار ہوں گا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من مات علی ھذا کان مع الصدیقین والشھداء "کہ جو شخص ہمیشہ ان عملوں پر قائم رہا حتیٰ کہ موت آگئی تو وہ صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ شامل ہوگا۔"

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پس ان دو حدیثوں سے صاف ظاہر ہے کہ نمازی صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ جنت میں جائے گا اور بے نماز قارون اور فرعون اور ہامان وغیرہ اکابر کافروں کے ہمراہ دوزخ میں ہوگا۔

بے نماز مشرک ہے اس کی دلیل قرآن حکیم سے یہ ہے۔ پارہ ۲۱ سورہ روم میں ہے "وَ اقیموا الصلوٰۃ ولا تکونوا من المشرکین" یعنی نماز کی پابندی کرو اور تم مشرک نہ ہو "تفسیر حسینی میں ہے کہ نماز پڑھو اور نماز ترک کر کے مشرک نہ ہو۔ تفسیر حسینی میں تیسیر سے منقول ہے کہ شیخ محمد بن اسلم طوسی نے کہا کہ میں نے چاہا کہ حدیث "من ترک الصلوٰۃ متعمدا فقد کفر" کی موافقت قرآن کی کسی آیت سے ثابت کروں پس میں نے کئی سال غور کیا تو یہ آیت اس حدیث کے مطابق پائی کہ اس آیت اور حدیث کا مفہوم ایک ہے یعنی نماز قائم نہ کی تو کافر و مشرک ہوا۔ میں کہتا ہوں کہ آیت کی تفسیر اس حدیث سے خوب ہوتی ہے جو ابن ماجہ میں وارد ہے: "عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس بین العبد والشرک الا ترک الصلوٰۃ فاذا ترکھا فقد اشرک" (رواہ ابن ماجہ باسناد صحیح) یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہے ملاپ درمیان بندہ اور شرک کے مگر ترک کرنے نماز سے جب نماز ترک کر دی تو وہ مشرک ہوا۔

یہ حدیث آیت مذکورہ کی صریح تفسیر ہے۔ چنانچہ دوسری روایت میں اس سے بھی زیادہ وضاحت ہے جو کہ حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا کہ آپ فرماتے تھے: "بین العبد وبین الکفر والایمان الصلوٰۃ فاذا ترکھا فقد اشرک۔ رواہ ھبۃ اللہ الطبری باسناد صحیح وقال اسنادہ علی شرط مسلم" یعنی بندہ اور کفر و ایمان کے درمیان حد فاصل نماز ہے جب بندہ نے نماز ترک کر دی تو وہ مشرک ہوگیا۔

علماء میں نواب حضرت العلامہ صدیق حسن خان مرحوم بھوپالی ہیں وہ اپنی کتاب الدین الخالص جلد ۱ صفحہ ۱۱۹ میں فرماتے ہیں "ان عاقبۃ الشرک الخلود فی النار" یعنی مشرک کا انجام جہنم میں ہمیشہ رہنا ہے"۔ ان دلائل سے ثابت ہوا کہ بے نماز مشرک ہے۔ اس حدیث سے متاخرین کی یہ تاویل بھی باطل ہوئی کہ شرک دون شرک مراد ہے کیونکہ حدیث مذکورہ میں ایمان اور کفر کا ذکر مقابلہ کے طور پر ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ بے نماز کے بارہ میں کفر و شرک کا اطلاق

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

متضاد ایمان ہے کیونکہ قرآن میں اطلاق ایمان کا نماز پر وارد ہوا ہے۔ امام الدنیا فی الحدیث[۲۴] نے اپنی جامع صحیح بخاری میں یوں باب منعقد کیا ہے۔ باب الصلوٰۃ من الایمان وقول اللہ تعالیٰ وما کان اللہ لیضیع ایمانکم یعنی صلوٰتکم عند البیت یعنی نماز ایمان میں داخل ہے۔ قرآن مجید کی اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نماز کو ایمان فرمایا ہے پس جس نے نماز چھوڑ دی اس نے ایمان کو چھوڑ دیا تو وہ حقیقی معنوں میں کافر اور مشرک ہوا۔ امام نووی ؒ نے شرح مسلم[۲۶] میں یہ لکھا ہے قال اللہ تعالیٰ وما کان اللہ لیضیع ایمانکم اجمعوا علیٰ ان المراد صلاتکم یعنی علمائے سلف وخلف کا اجماع ہے اس بات پر کہ آیت میں ایمان سے مراد صلوٰۃ ہے پس بغیر نماز کے ایمان باطل ہے جیسے مسلم کی حدیث قدسی میں فاتحہ پر صلوٰۃ کا اطلاق آیا ہے کیونکہ فاتحہ نماز کا رکن اعظم ہے۔ اگر فاتحہ عمداً ترک کر دی تو نماز باطل ہے پس اسی طرح جس نے عمداً نماز ترک کر دی اس کا ایمان باطل ہوا اور وہ مشرک وکافر ہوا۔

قرآن کریم سورۂ مریم میں ہے۔ فخلف من بعدھم خلف اضاعوا الصلوٰۃ واتبعوا الشھوٰت فسوف یلقون غیا۔ یعنی انبیاء کے بعد ایسے نالائق پیدا ہوئے کہ انھوں نے نماز کو ضائع کر دیا اور پیروی کی انھوں نے اپنی خواہشوں کی پس داخل ہوں گے وہ جہنم میں۔ اس آیت سے بھی بے نمازوں کا مشرک ہونا اور دوزخی ہونا ظاہر ہوا کہ دنیادار لوگ اپنی نفسانی خواہشوں کے تابعدار ہو کر نمازوں کے تارک ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے احکام متعلقہ نماز کو ترک کر دینا اور نفسانی خواہشوں کی پیروی کرنا یہ شرک ہے۔ قرآن مجید میں ایک مقام پر یہ ارشاد ہے۔ "ارایت من اتخذ الٰھہ ھواہ" یعنی اے ہمارے نبی! کیا دیکھا آپ نے اس شخص کو جس نے اپنی نفسانی خواہش کو اپنا معبود بنا رکھا ہے۔" اس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو اپنی نفسانی خواہش کے مقابلہ میں ٹھکرا دینا شرک ہے کیونکہ پانچ نمازیں قائم کرنا اور ان کو ہمیشہ پڑھنا رکنِ اسلام ہے۔ تارکِ نماز نے اس رکنِ اسلام کی پروا نہ سمجھی اور اپنے نفس کے تابع ہوا یہ شرک ہے۔ حدیث میں آیا ہے "لا یؤمن احدکم حتی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ" یعنی کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے نفس کی خواہش کو اس شریعت کے تابع نہ کر دے جو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے لے کر آیا ہوں۔ اس آیت مذکورہ سے آگے یہ آیت ہے الا من تاب وآمن وعمل صالحا فاولٰئک یدخلون الجنۃ۔ مگر جن لوگوں نے توبہ کی اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ایمان لائے اور نیک عمل کیے (نمازیں پڑھیں) پس یہ لوگ جنت میں جائیں گے۔ اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ نفسانی خواہشوں کے تابع ہو کر جنھوں نے نمازیں ضائع کیں وہ اسلام اور ایمان سے خارج ہوئے مگر جب توبہ کرکے از سرِ نو ایمان لائے اور نماز وغیرہ اعمال صالح کے پابند ہو گئے تو وہ بہشت میں جائیں گے۔ اگر نمازوں کو ضائع کرنے والے مسلمان اور مومن ہوتے تو ان کو از سرِ نو ایمان لانے کی حاجت نہ ہوتی صرف گناہوں سے توبہ کافی ہوتی۔ چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے مرضِ موت کے آخری وقت صحابہ کرام کے مجمع میں یہ ارشاد فرمایا "لا اسلام لمن ترك الصلوٰة" کہ جس شخص نے نماز ترک کر دی وہ مسلمان نہیں ہے" (کافر ہے) امام ابن القیمؒ نے اپنی کتاب الصلوٰۃ میں امام ابن حزم سے یہ نقل کیا ہے کہ صحابہ کرام عمرؓ، عبدالرحمان بن عوف، معاذ بن جبل، ابو ہریرہؓ وغیرہم سے یہ فتویٰ دیا ہے کہ "من ترك الصلوٰة فرضا واحدا متعمدا حتى يخرج وقتها فهو كافر مرتد" یعنی

جو شخص ایک نماز فرض عمداً چھوڑ دے کہ اس کا وقت چلا جائے وہ کافر مرتد ہے۔ اس روایت سے یہی ظاہر ہوا کہ بے نماز کافر و مشرک اور اسلام سے خارج ہے۔ چنانچہ امام ابن القیمؒ نے کتاب الصلوٰۃ ص۲۲ میں یہ حدیث نقل کی ہے کہ حضرت عبادہ بن صامتؓ نے فرمایا کہ اوصانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لاتشرکوا باللہ شیئا ولا تترکوا الصلوٰۃ عمدا فمن ترکها عمدا متعمدًا فقد خرج من الملة (رواہ ابن ابی حاتم فی سننه) یعنی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو یہ وصیت کی کہ تم شرک نہ کرنا اور جان بوجھ کر نماز کو ترک نہ کرنا کیونکہ جس نے نماز کو جان بوجھ کر قصداً ترک کیا وہ ملتِ اسلامیہ سے خارج ہوا۔ پس اس حدیث سے ان لوگوں کی تاویل باطل ہوئی جو یہ کہتے ہیں کہ کفر سے دون کفر مراد ہے۔ یا کفرانِ نعمت مراد ہے یا کفرِ عملی مراد ہے۔

اس حدیث کے صاف صریح الفاظ سے یہ ثابت ہوا کہ بے نماز کے بارہ میں جو احادیث وارد ہیں جن سے کافر ہونا ثابت ہے اس سے وہ کفر مراد ہے جو اسلام سے خارج کرتا ہے اسی وجہ سے بے نماز اکابر کفار فرعون وغیرہ کے ساتھ شامل ہوگا جو اسلام سے خارج تھے۔ اسی وجہ سے بے نمازوں کے تمام اعمالِ صالح برباد ہیں کہ یہ شرک و کفر حقیقی ہے مجازی نہیں ورنہ تمام اعمالِ صالحہ برباد نہ ہوتے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قرآن ناطق ہے۔ "ومن یکفر بالایمان فقد حبط عملہ" یعنی "جس شخص نے ایمان کے ساتھ کفر کیا اس کے تمام اعمال صالحہ برباد ہیں"۔ ترغیب ص۱۰ میں نماز کے بارہ میں یہ حدیث وارد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "من ترک صلوٰۃ متعمدا احبط اللہ عملہ" یعنی "جس شخص نے جان بوجھ کر نماز ترک کر دی اس کے عمل کو اللہ تعالیٰ نے برباد کر دیا"۔ اور اس کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے جو صحاح ستہ بخاری، نسائی کتابوں میں موجود ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "من ترک صلوٰۃ العصر فقد حبط عملہ" کہ جس شخص نے عصر کی نماز ترک کر دی اس کے عمل باطل ہوگئے"۔

طبرانی و بیہقی میں یہ حدیث ہے۔ "من ترک الصلوٰۃ فکانما وتر اھلہ ومالہ" یعنی "جس شخص نے نماز چھوڑ دی گویا اس کا اہل وعیال مال و دولت سب لٹ گیا"۔

پس ان حدیثوں سے ثابت ہوا کہ بے نماز کا کفر ولیا ہے جیسا کہ آیت میں کفر وارد جو موجب حبطِ اعمال ہے کہ یہ کفر ارتداد ہے اس لیے اس کی سزا ایسی دی ہے جو مرتد کی ہے۔

مرقاۃ میں ملا علی قاری نے لکھا ہے "قال حماد بن زید ومکحول والشافعی تارک الصلوٰۃ یقتل کالمرتد" یعنی "حماد، مکحول اور امام شافعی نے فرمایا کہ بے نماز کو مرتد کی طرح قتل کیا جائے"۔

غنیہ میں تاج الاولیاء نے فرمایا۔ "قتل بالسیف لکفرہ" "کہ بے نماز کو تلوار سے قتل کیا جائے کیونکہ وہ کافر ہے" اور یہ لکھا ہے کہ اس کا مال لوٹ کر بیت المال میں رکھا جائے اور اس کا جنازہ نہ پڑھا جائے اور نہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔ اور صحابہ کا بے نماز کے کفر پر اجماع ہے۔

امام ترمذی نے اپنی جامع میں اور امام حاکم نے مستدرک میں نقل کیا ہے "کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرون شیئا من الاعمال ترکہ کفر غیر الصلوٰۃ" کہ "تمام صحابہ کرام بے نماز کے کفر پر متفق تھے"۔

ترغیب ص۱۰ میں ہے کہ ایوب تابعی نے کہا کہ "بے نماز کے کفر میں کسی کو اختلاف نہیں ہے یعنی صحابہ کرام میں سے کسی کا اختلاف نہیں ہے"۔

امام ابن القیم نے کتاب الصلوٰۃ کے ص۲۴ میں لکھا ہے۔ "وقد دل علی کفر تارک الصلوٰۃ الکتاب والسنۃ واجماع الصحابۃ" یعنی بے نماز کے کافر ہونے پر قرآن اور حدیث اور اجماع صحابہ دلالت کرتے ہیں"۔ پھر امام ابن القیم نے قرآن سے آیات اور احادیث نبویہ اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اقوالِ صحابہ نقل کرکے اپنے دعویٰ کو ثابت کیا ہے کہ بے نماز کافر ہے۔

دیگر یہ کہ بے نماز کے بے دین اور کافر ہونے پر حدیث دلالت کرتی ہے کہ حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لا دین لمن لا صلوٰۃ لہ انما موضع الصلوٰۃ من الدین کوضع الراس من الجسد" (رواہ الطبرانی فی الاوسط والصغیر)

یعنی "بے نماز کا کوئی دین اسلام نہیں ہے اور نماز کا تعلق دین سے بمنزلہ سر کے ہے جسم سے۔ یعنی جس طرح کسی شخص کا سر اتار دیا جائے تو وہ زندہ نہیں رہ سکتا ایسے ہی نماز ترک کرنے سے اس شخص بے نماز کا دینِ اسلام ختم ہو جاتا ہے۔

اسی حدیث کی بنا پر حضرت عمر فاروقؓ نے مرض الموت میں آخری وقت یہ ارشاد فرمایا "لاحظ فی الاسلام لمن ترك الصلوٰۃ" کہ "بے نماز کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے" اور دوسری روایت حضرت عمرؓ سے یوں آئی ہے "الصلوٰۃ عماد الدین فمن ترکہا فقد ھدم الدین" (رواہ البیہقی) یعنی نماز دین کا ستون ہے جس نے نماز ترک کردی اس نے اپنے دین کو ہدم کردیا۔"

انہی روایات کی رو سے حضرت فاروقؓ کا یہ مذہب تھا کہ بے نماز کافر مرتد ہے۔ جو اسلام سے خارج ہے کما تقدم۔

حضرت علی اور جابر رضی اللہ عنہما نے صاف لفظوں میں یہ فرمایا ہے "من لم یصل فھو کافر" کہ بے نماز کافر ہے اور حضرت ابن عباسؓ نے بھی یہ فرمایا "من ترك الصلوٰۃ فقد کفر" یعنی "جس شخص نے نماز چھوڑ دی بے شک وہ کافر ہے"۔ یہی مسلک ابن مسعودؓ کا ہے وہ فرماتے ہیں "من ترك الصلوٰۃ فلا دین لہ" کہ "جس نے نماز ترک کردی اس کا دین اسلام نہیں ہے"۔ اور حضرت ابوالدرداء صحابیؓ نے فرمایا "لا ایمان لمن لا صلوٰۃ لہ ولا صلوٰۃ لمن لا وضوء لہ" یعنی "بے نماز مومن نہیں ہے اور وضو کے بغیر نماز صحیح نہیں ہے"۔

امام ابن القیمؒ نے اپنی کتاب الصلوٰۃ کے صـ۲۵۴ میں یہ لکھا ہے "فلا یسمی تارك الصلوٰۃ مسلما ولا مؤمنا" یعنی "بے نماز کو مومن اور مسلمان نہیں کہا جائے گا" اور صـ۱۰۰ میں یہ نقل کیا ہے کہ امام یحییٰ ابن معین نے حضرت عبداللہ بن مبارکؒ رئیس التابعین سے پوچھا کہ لوگ (اہل الرائے) یہ کہتے ہیں کہ جو شخص نماز نہ پڑھے اور روزہ نہ رکھے اور وہ ان حکموں کے صحیح ہونے کا اقرار کرتا ہے وہ مومن کامل ایمان والا ہے تو حضرت عبداللہ بن مبارکؒ نے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فرمایا کہ ہمارا یہ مذہب نہیں ہے۔ ہمارا مذہب یہ ہے کہ جو شخص بغیر کسی عذر کے نماز جان بوجھ کر ترک کر دے اور اس کا وقت چلا جائے "فھو کافر" وہ کافر ہے۔"

حضرت ابن مبارک اہل حدیث تھے ان کا مسلک، اہل رائے کوفیہ کے خلاف تھا۔ امام اسحاق بن راہویہ کی شہادت یہ ہے کہ تمام اہل علم کا عہد نبوی سے لے کر ہمارے زمانہ تک یہ مذہب چلا آرہا ہے کہ جو شخص عمداً نماز کا تارک ہے وہ کافر ہے۔ مجھے حیرانگی اور تعجب ہے اکثر زمانہ کے اہل حدیث علماء پر کہ وہ اہل رائے کوفیوں کا مذہب اختیار کیے ہوئے ہیں کہ بے نماز مومن اور مسلمان ہے لیکن گنہگار ہے کافر خارج از اسلام نہیں کہتے اور بے نمازوں کا نکاح، جنازہ کر دیتے ہیں۔ البتہ علماء خاندان روپڑ اور علماء جماعت غرباء اہل حدیث بے نماز کو کافر جانتے اور کہتے ہیں۔ نہ ان کا نکاح کرتے ہیں اور نہ جنازہ پڑھتے ہیں۔ جیسا بے نماز کے بارہ میں بحث ہو تو اہل کوفہ کے مقلدین کی طرح بے نمازوں کے وکیل بن کر مقابلہ میں آجاتے ہیں۔ ملک میں بے نمازوں کی اکثریت مقلدین اہل رائے اور نام نہاد اہل حدیث وکلاء کے باعث پیدا ہوئی ہے۔ جب بے نمازوں کی تردید تحریراً یا تقریراً کی جاوے تو یہ بے نمازوں کے وکلاء ان کی حمایت کریں گے۔ ان کو مسلمان اور مومن ثابت کرنے کی کوشش کریں گے اور جنتی بنائیں گے اور ایسے دلائل عامہ پیش کریں گے جن کی رُو سے مرزائی وغیرہ بھی مومن اور جنتی ثابت ہو جائیں گے جو بالاتفاق کافر اور خارج از اسلام ہیں۔

جب کوئی عالم بے نماز کا جنازہ نہ پڑھے تو یہ بے نمازوں کے وکیل ان کا جنازہ پڑھ دیں گے۔ اسی وجہ سے کوئی دائمی بے نماز بھی بغیر جنازہ کے دفن نہیں ہوا حالانکہ بے نمازوں کے کافر اور مشرک ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے کیونکہ بے نماز کا کفر، کفر بواح ہے۔ چنانچہ مشکوٰۃ باب الامارت ص۳۱۹ میں عبادہ بن صامتؓ کی روایت ہے جس میں امیر کی اطاعت اور بیعت کا حکم ہے کہ امارت کے مستحق سے امارت نہ چھینیں گے اور اس شرط پر بیعت کی مگر یہ کہ (الا ان تروا کفرا بواحا) ان میں کفر صریح دیکھیں جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے قطعی دلیل موجود ہو۔ اس کے ساتھ ہی دوسری حدیث بروایت عوف بن مالک اشجعی وارد ہے اس میں اسی حکم کے سلسلہ میں یہ الفاظ وارد ہیں۔

"قلنا یارسول اللہ افلا ننابذھم عند ذلک قال لا ما اقاموا فیکم الصلوٰۃ لا ما اقاموا فیکم الصلوٰۃ" ہم نے کہا یارسول اللہ! کیا ہم اس وقت ان سے بیعت نہ توڑ دیں؟

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فرمایا نہ جب تک وہ تم میں نماز قائم رکھیں۔ نہ جب تک وہ تم میں نماز قائم رکھیں۔ پہلی حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ امیر نیک ہو یا بُرا ہر حال میں اس کی اطاعت کرو۔ اور اس کی بیعت نہ توڑو مگر یہ کہ قطعی دلیل سے اس کا صریح کفر ثابت ہو تو پھر اس کی بیعت توڑ دو اس کا مقابلہ کرو اور دوسری حدیث میں یہ فرمایا ایسے امیر کی تابعداری بہر حال ضروری ہے مگر یہ کہ نماز قائم نہ کریں تو ان سے علیحدہ ہو جاؤ اور ان سے جنگ کرو۔ دونوں حدیثوں میں استثناء سے حصر ثابت ہے تو ترکِ نماز کفرِ صریح ثابت ہوا۔ اور ترکِ نماز کفر بواح ہے ورنہ دونوں حدیثوں میں تعارض اور تضاد پیدا ہو گا جو سراسر باطل ہے جب کہ ترکِ نماز پر کفر دیگر حدیثوں میں وارد ہو چکا ہے تو یہاں بھی ترکِ نماز کو کفر بواح قرار دینا ضروری ہے تاکہ دونوں حدیثوں میں مطابقت قائم رہے مشکوٰۃ کے حاشیہ پر یہ لکھا ہے:

"وفیہ ان ترک الصلوٰۃ موجب لمنابذتہم ونزع الید من طاعتہم لان الصلوٰۃ عماد الدین والفارق بین الکفر والایمان بخلاف سائر المعاصی" (حاشیہ ص ۳۱۹) یعنی اس حدیث میں یہ ثبوت ہے کہ نماز ترک کرنا بیعت توڑنے اور اطاعت چھوڑ کر امیر کا مقابلہ کرنے کا موجب ہے کیونکہ نماز اسلام کا ستون ہے جو کفر اور ایمان کے درمیان فرق کرنے والی ہے یعنی نماز پڑھتا ہے تو مومن ہے اور نماز نہیں پڑھتا تو کافر ہے دیگر گناہوں کا یہ درجہ نہیں ہے۔ اور بے نماز کے کفرِ حقیقی ہونے پر یہ بھی ایک دلیل ہے کہ انسان کے تمام اعمال صالحہ کا قبول ہونا نماز پر موقوف ہے جیسے کلمۂ توحید پر موقوف ہے۔

علامہ ابن القیم کتاب الصلوٰۃ میں فرماتے ہیں: "فقبول سائر الاعمال موقوف علی قبول الصلوٰۃ فاذا ردت ردت علیہ سائر اعمالہ" یعنی سب اعمال صالحہ کی قبولیت نماز کی قبولیت پر موقوف ہے اگر نماز رد کی گئی تو تمام اعمال رد کیے جائیں گے چنانچہ اس کی دلیل میں یہ حدیث پیش کی گئی ہے جو حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ قیامت کے دن اول حساب نماز کا لیا جائے گا: "فان صلحت صلح سائر عملہ وان فسدت فسد سائر عملہ" (رواہ الطبرانی فی الاوسط قال السیوطی صحیح) یعنی اگر نماز درست ہوئی تو باقی اعمال بھی درست ہوں گے اور اگر نماز خراب نکلی تو تمام اعمال فاسد قرار دیے جائیں گے" اور دوسری روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "فمن اداھا بحقھا قبلت منہ وقبل منہ سائر عملہ ومن ردت علیہ صلوٰتہ رد علیہ سائر عملہ" (رواہ البزار باسناد حسن) یعنی "جس شخص نے نماز کو کما حقہٗ ادا کیا اور وہ قبول کی گئی تو اس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے باقی اعمال بھی قبول کیے جائیں گے اور اگر نماز رد کی گئی تو تمام اعمال رد کیے جائیں گے۔"

(ترغیب)

علامہ ابن القیمؒ فرماتے ہیں۔ "اما ترکھا بالکلیۃ فانہ لا یقبل معہ عملہ کما لا یقبل مع الشرک عمل" یعنی جو شخص نماز کا کلی طور پر تارک ہے تو اس کا کوئی نیک عمل قبول نہیں جیسے مشرک کا کوئی عمل قبول نہیں ہے کیونکہ دونوں خارج از ملتِ اسلام ہیں۔

ترغیب جلد ۱ ص ۲۳۶ میں یہ حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا وہ نماز پڑھ رہا تھا اور رکوع و سجود پورے طور پر ادا نہ کرتا تھا ٹھونگیں مارتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو یہ فرمایا۔

"لو مات علی حالہ ھذا مات علی غیر ملۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم" یعنی اگر یہ شخص اسی طرح نماز پڑھتا ہوا مر گیا تو ملتِ محمدؐ پر نہ مرے گا۔ بے دین ہو کر مرے گا۔"

اس حدیث کے حاشیہ پر ایک عالم باللہ نے یہ لکھا ہے "لانہ لا یتم ارکان صلوٰتہ فبطلت فانھدم رکن من اسلامہ فخرج منہ" یعنی چونکہ وہ ارکانِ نماز کو پورے طور پر ادا نہ کرتا تھا تو اس کی نماز باطل ہو گئی۔ فرض ادا نہ ہوا تو اس سے اسلام کا رکن گر گیا پس وہ اسلام سے خارج ہوا۔"

دوسری روایت ص ۲۳۲ میں ہے کہ بلالؓ نے ایک شخص کو اس طرح نماز پڑھتے دیکھا تو یہ فرمایا کہ "لو مات ھذا لمات علی غیر ملۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم" یعنی اگر یہ شخص اسی حال میں نماز پڑھتا ہوا مر گیا تو ملتِ محمدیؐ پر نہ مرے گا۔ اس سے خارج ہو کر مرے گا۔ ایک صحیح حدیث میں ایک صحابیؓ کا قصہ ہے کہ اس نے جلدی جلدی نماز پڑھی اور رکوع سجود پورا نہ کیا جب جانے لگا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا: "ارجع فصل فانک لم تصل" یعنی اے شخص واپس لوٹ کر نماز پڑھ، تو نے نماز نہیں پڑھی۔" اس طرح تین دفعہ اس سے نماز پڑھائی اس حدیث سے بھی ظاہر ہوا کہ جلد باز کی نماز نہیں ہوتی اور وہ بے نماز خارج از ملتِ اسلامیہ ہے۔

خلاصہ تمام دلائل کا یہ ہوا کہ بے نماز کافر، مشرک خارج از ملتِ اسلامیہ ہے اور اس کا کوئی نیک عمل قبول نہیں اور وہ فرعون، قارون وغیرہ کفار کے ساتھ دوزخ میں جائے گا اور وہ دائمی جہنمی ہے۔

قرآن میں ہے کہ اہلِ جنت اہلِ جہنم سے دریافت کریں گے کہ تم جہنم میں کیوں گئے تو وہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یہ جواب دیں گے کہ "لم نک من المصلین" "ہم بے نماز تھے"۔

نواب العلماء نے ہدایۃ السائل کے ص۲۹۰ میں تارک نماز کے بارہ میں مالہ وما علیہ مکمل بحث کی ہے اور آخر میں یہ فیصلہ دیا ہے۔ "نقول من سماہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کافرا سمیناہ کافرا ولا نزید علی ھذا المقدار ولا نتاول شیئا" کہ جس شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کافر کہا ہے ہم بھی کافر کہیں گے اس مقدار سے زائد کچھ نہیں کہتے اور ہم ان حدیثوں کی تاویل نہیں کرتے جن میں بے نماز کی تکفیر کی گئی ہے۔" اور یہ نقل کیا ہے "کان اصحٰب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایرون شیئا من الاعمال ترکہ کفر غیر الصلوٰۃ" اور فرماتے ہیں: "ظاہر ازیں صیغہ آں است کہ ایں مقالہ مجمع علیہ صحابہ است"۔ یعنی "صحابہ کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ بے نماز کافر ہے"۔

منکرینِ کفر بے نماز کو اپنا بھائی بنانے کے جو دلائل پیش کرتے ہیں وہ عام اور مجمل ہیں جو دلائل خاصہ کے مقابلہ میں قابلِ استدلال نہیں ہیں کہ اصول کے خلاف ہے اور یہ طرزِ استدلال مرزائیوں کا ہے کہ وہ حیات و رفعِ مسیح کے دلائل کو نظر انداز کر کے عام دلائل موت مسیح پر پیش کرتے ہیں۔ مجدد ملتِ بریلویہ احمد رضا خاں بریلوی کو وہ اصول مسلم ہے۔ چنانچہ احکامِ شریعت حصہ اول کے ص۱۹ پر لکھا ہے:۔

"بعض جہال بدمست یا نیم ملا شہوت پرست، یا جھوٹے صوفی بادہ بدست، کہ احادیث صحیحہ مرفوعہ محکمہ کے مقابل بعض ضعیف قصے یا محتمل واقعے یا متشابہ پیش کرتے ہیں انھیں اتنی عقل نہیں یا قصداً بے عقل بنتے ہیں کہ صحیح کے سامنے ضعیف اور متعین کے آگے محتمل، محکم کے حضور متشابہ واجب الترک ہے"۔

اسی طرح مولانا میر سیالکوٹی مرحوم نے اپنی کتاب "شہادۃ القرآن" حصہ دوم ص۱۸ میں قاعدہ ۱۰ میں لکھا ہے کہ "کوئی امر کسی خاص دلیل سے ثابت ہو تو اس کے خلاف، عام دلیل سے تمسک کرنا جائز نہیں"۔

علمائے کرام کی تائیدات

میرے اس مسلک کی تائید کہ بے نماز کافر خارج از اسلام ہے۔ دیگر علمائے کرام سے بھی پائی جاتی ہے۔ بندہ اس مسلک میں متفرد نہیں ہے۔ اگرچہ صحابہ کرام کے ہوتے ہوئے کسی کی تائید کی ضرورت نہیں ہے خصوصاً حضرت فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت علی وغیرہ کرم اللہ وجہہم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے فرمان کے ہوتے ہوئے کسی کی حاجت نہیں سے

گدایاں را ازیں معنی خبر نیست کہ سلطان جہاں با ماست امروز

تاہم عوام کی تسلی اور اطمینان کے لیے چند محققین علمائے عظام کی تائیدات پیش کرتا ہوں

تاج الاولیاء شیخ جیلانی کا فتویٰ۔ غنیۃ الطالبین میں ہے کہ بے نماز خواہ نماز کی فرضیت کا قائل ہو اور سستی اور غفلت سے نماز چھوڑ دے۔ "کفو وقتل یا السیف تکفوۃ" "وہ کافر ہوا اس کو تلوار سے قتل کیا جاوے کیونکہ اس نے کفر کیا ہے" "یکون مالہ فیئا یوضع فی بیت المسلمین" اور "اس کا مال لوٹ کر مسلمانوں کے بیت المال میں رکھا جائے" "لا یصلی علیہ ولا یدفن فی مقابر المسلمین" کہ نہ بے نماز کا جنازہ پڑھا جائے اور نہ اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے"۔

میزان شعرانی میں بعض علماء حنابلہ کا یہ فتویٰ منقول ہے "وتجری علیہ احکام المرتدین فلا یصلی علیہ" یعنی "بے نماز پر مرتدوں کے احکام جاری کیے جائیں اور نماز جنازہ اس پر نہ پڑھی جائے"۔

کشف الغمام صہ۶۲ میں علامہ سید ابوبکر بن حسن بن اسد اللہ لکھتے ہیں کہ بے نماز کا حشر کفار کے ساتھ ہوگا ایسے شخص کا جنازہ نہ پڑھنا چاہیے اور نہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے"۔

نواب صدیق حسن خاں مرحوم نے ترجمان القرآن میں اور امام ابن القیم نے کتاب الصلوٰۃ میں تصریح کی ہے "بے نماز کافر ہے اس پر نماز جنازہ نہ پڑھی جائے"۔

جامع البیان کے حاشیہ پر عقیدہ سابرنیہ مطبوع ہے جس میں مسلک اہل حدیث اور ان کے عقائد درج ہیں صہ۱۹۵ میں یہ لکھا ہے "واختلف اهل الحديث فی تارك المسلم صلوة الفرض متعمدا فكفره بذلك احمد بن حنبل وجماعة من علماء السلف واخرجوه من الاسلام للخبر الصحيح بين العبد والشرك ترك الصلوة فمن ترك الصلوة فقد كفر" یعنی اہلحدیث کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ مسلمان شخص عمداً نماز ترک کر دے تو اس کا کیا حکم ہے؟ امام احمد اور علمائے سلف کی ایک جماعت تو یہ کہتی ہے کہ وہ کافر ہوا اور اسلام سے خارج ہوا کیونکہ صحیح حدیث میں یہ وارد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ اور مشرک میں حد فاصل نماز ہے۔ اگر کسی شخص نے نماز چھوڑ دی تو وہ کافر ہوا"۔ امام شافعی اور ایک جماعت سلف کی بے نماز کو کافر نہیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سمجھتے۔ اور اس حوالہ سے یہ ظاہر ہوا کہ امام احمد اور علمائے سلف کی ایک جماعت بے نماز کو کافر خارج از اسلام کہتے ہیں۔ از روئے دلائل یہی حق اور صواب ہے۔ باقی خطا ہے۔

علامہ محقق مولانا محمد عبد الرزاق حمزہ امام شافی حرم مکہ شریف نے اپنی کتاب الصلوٰۃ ملحقہ کتاب الصلوٰۃ امام احمد و علامہ ابن القیم میں تارک الصلوٰۃ کو احادیث نبویہ و اقوال صحابہ نقل کر کے کافر مرتد ثابت کیا ہے۔ یہی ان کا مسلک ہے۔ اس کتاب کے صد۹ پر حاشیہ مولانا ابراہیم نے لکھا ہے۔ اس میں وہ یہ فرماتے ہیں۔

"قد تضافرت النصوص الصحیحۃ الصریحۃ فی کفر تارک الصلوٰۃ و خروجہا من الملۃ" یعنی تارکِ صلوٰۃ کے کافر ہونے اور ملتِ اسلامیہ سے خارج ہونے پر احادیث صحیحہ صریحہ وارد ہیں جو ایک دوسری کی تائید و تقویت کرتی ہیں۔ پھر بعض حدیثوں کو نقل کر کے لکھتے ہیں۔ "کما ان الشھادتین شروط فی صحۃ الاسلام وھما من ارکان الاسلام ولا یقبل عمل الا باتیان بھما فکذلک الصلوٰۃ لانھا الرکن الاکبر الفعلی ولا تیان بھا شرط فی قبول الاعمال الاخری" یعنی "جس طرح کلمۂ شہادت اسلام کے صحیح ہونے کے لیے شرط ہے اور وہ رکنِ اسلام ہے اور اس کے بغیر کوئی عمل صالح قبول نہیں ہے۔ اسی طرح نماز بھی رکنِ اکبر فعلی ہے جس کا بجالانا اعمالِ صالحہ کے قبول ہونے کی شرط ہے اس لیے اس کے ترک پر کفر کا اطلاق آیا ہے اور یہ کفر دیگر بعض اعمالِ صالحہ پر اطلاق کفر کی طرح نہیں ہے کیونکہ اس کا ترک رکنِ اسلام کا ترک ہے۔

"مجموعۃ الرسائل والمسائل نجدیہ کے صد۶۲ میں تارک الصلوٰۃ کو کافر قرار دیا گیا ہے چنانچہ لکھا ہے۔ "وقال ابن رجب رحمہ اللہ تعالیٰ ظاہر کلام احمد وغیرہ من الائمۃ الذین یرون کفر تارک الصلوٰۃ ان من ترکھا یکفر بخروج الوقت علیہ (الی قولہ) ثم استدل لذلک بالاحادیث التی فیھا ذکر کفر تارک الصلوٰۃ اھ" یعنی امام ابن رجب نے کہا کہ ظاہر کلام امام احمدؒ اور ان ائمہ کا جو تارک الصلوٰۃ کو کافر کہتے ہیں یہ ہے کہ جب نماز چھوڑ دی وہ کافر ہوا جبکہ اس نماز کا وقت چلا گیا۔" پھر ان حدیثوں سے استدلال کیا ہے جو بے نماز کے کافر ہونے پر دلیل ہیں۔"

ہمارے پنجاب کے علماء مشاہیر میں سے حضرت العلامہ مولانا حافظ عبد اللہ صاحب روپڑی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مفتی پاک و ہند مشہور محدث رحمہ اللہ تعالیٰ یہ فرماتے ہیں "نماز کا تارک کافر ہے"۔ حدیث میں ہے "من ترک الصلوٰۃ متعمداً فقد کفر" (ترغیب ترہیب صـ۹۵) یعنی جو دیدہ دانستہ نماز ترک کر دے وہ علانیہ کافر ہے جس کے کفر میں کوئی شبہ نہیں ہے اور جب کافر ہوا تو ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ (عبداللہ امرتسری از روپڑ ۔ ۱۵ ذیقعدہ ۱۳۵۳ھ ۔ منقول از فتاویٰ اہل حدیث جلد ۲ صـ۳۶)

اور صـ۲۶ پر بے نماز کے نماز جنازہ کے بارہ میں یہ لکھا ہے "بے نماز کا جنازہ نہ پڑھنا چاہیے ۔ جس کی دو وجہیں ہیں ایک یہ کہ بے نماز کافر ہے اور کافر کی نماز جنازہ نہیں ہوتی ۔ دوم بے نمازوں کو تنبیہ ہو جائے گی جیسے خودکشی کرنے والے پر اور مقروض پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ نہیں پڑھی ۔ حالانکہ خودکشی اور قرض سے ترکِ نماز بڑا گناہ ہے پس اس کی وجہ سے بطریقِ اولیٰ نماز جنازہ ترک ہونی چاہیے"۔

رہا بے نماز کی اولاد کا مسئلہ تو اس کے متعلق ظاہراً الحکم حدیث "ہم من آباءہم" وہ اپنے باپوں میں سے ہیں" اصل تو یہی ہے کہ نمازِ جنازہ نہ پڑھے کیونکہ کافروں کی اولاد ظاہری احکام میں ماں باپ ہی کے تابع ہیں ۔ انتہی بقدر الحاجۃ ۔

جناب مناظرِ اسلام حضرت العلام مولانا ثناء اللہ صاحب فاضل امرتسریؒ بے نماز کے بارہ میں یہ فتویٰ صادر فرماتے ہیں کہ سائل نے سوال کیا کہ ہم نے گزشتہ جمعہ میں مولوی عبدالتواب صاحب غزنویؒ سے ایک حدیث سنی کہ حافظِ قرآن جنت میں بغیر حساب جائیں گے ۔ اب وہ حفاظ جو تارک الصلوٰۃ ہیں ان کے لیے کیا حکم ہے؟ اس کے جواب میں یہ ارشاد ہے کہ تارک الصلوٰۃ کے لیے وہی حکم ہے "فقد کفر" یہ حکم تو کسی طرح ٹل نہیں سکتا (فتاویٰ ثنائیہ جلد ۱ صـ۳۵) "فقد کفر" جملہ حدیثِ نبوی کا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ بے نماز کافر ہے۔ پس جب تک وہ توبہ کر کے نمازی نہ ہو کافر رہے گا۔

اور صـ۲۳ میں ایک سائل کا یہ سوال درج ہے۔

س ۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ مسلمانوں کو غیر رمضان میں ایک رکعت نماز پڑھنے کا ثواب رمضان المبارک میں ستر رکعت نماز پڑھنے کا ثواب ملتا ہے تو زید تارکِ صلوٰۃ ہے اور دنوں میں کبھی بھول کر بھی ایک وقت کی نماز نہیں پڑھتا البتہ ماہ صیام میں ایک ماہ نماز پنج گانہ باجماعت مع تراویح کے پڑھتا ہے ۔ جواب طلب ہے کہ زید بھی مذکورہ بالا حدیث کی روایت کے مطابق ستر گنا ثواب کا حق دار ہوگا یا نہیں؟

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس کا جواب مولانا مرحوم نے یہ ارشاد فرمایا: "تارکِ نماز جب تک توبہ کر کے پابندِ نماز نہ ہو جائے رمضان شریف کے ثواب موعودہ کا حقدار نہیں؟"

اور ص۵۶ میں ایک شخص کا سوال درج ہے کہ بے نماز کا نمازِ جنازہ پڑھا جائے یا نہ؟" اس کا جواب مولانا فاضل امرتسریؒ نے یہ دیا ہے۔ "بے نمازی کے جنازہ کا سوال اس کے کفر کی فرع ہے۔ جن علماء کے نزدیک بے نماز کافر ہے اس کی نمازِ جنازہ جائز نہیں سمجھتے۔ حضرت پیر صاحب بغدادیؒ اور حافظ ابن قیمؒ بھی اسی گروہ میں ہیں جو اس کو کافر نہیں فاسق سمجھتے ہیں وہ نماز جنازہ جائز کہتے ہیں۔ حنفیہ کا یہی مسلک ہے۔ پہلے مذہب کی دلیل قوی ہے اس میں تنبیہ بھی ہے۔"

جناب حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب ہدایت النبی کے ص۱۲ میں ارشاد فرماتے ہیں: "جاننا چاہیے کہ مخبر صادق ﷺ نے یہ فرمایا کہ جس آدمی نے نماز نہ پڑھی وہ کافر ہے۔ نیز صحابہ کرام بے نماز کو کافر جانتے تھے۔ قتل کرنے کا حکم شرعاً بے نمازی کے لیے ثابت ہے۔ اس کا مال لوٹ لینا، خون بہانا ان سبھی کی شریعت اجازت دیتی ہے۔ بے نمازی کی کوئی نیکی قبول نہیں ہوتی۔ بے نماز اس لائق نہیں کہ اس کا جنازہ پڑھا جائے یا اس کو مسلمانوں کے گورستان میں دفن کیا جائے۔ بلکہ بے نماز کا حشر فرعون، ہامان، قارون، ابی بن خلف کفار کے ساتھ ہوگا۔ مگر یہ کہ فی الفور سنتے ہی توبہ کرلے، نماز پر مستعد ہو جائے۔"

نیز یاد رہے کہ جو شخص کسی وقت کی نماز پڑھتا ہے اور کسی وقت کی چھٹ کر جاتا ہے یا جمعہ پڑھتا ہے یا رمضان ہی میں پڑھتا ہے تو وہ بھی بے نماز ہی ہے۔

صحیح مسلم وغیرہ میں مرفوعاً ثابت ہے کہ بے نماز مشرک ہے۔ طبرانی میں ابن عمرؓ سے مرفوعاً ثابت ہے کہ بے نماز کا کچھ دین نہیں ہے۔

نیز طبرانی وغیرہ میں عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً ثابت ہے کہ بے نماز ملتِ دینِ اسلام سے خارج ہے اور قرآنِ فرقان میں رب العالمین فرماتا ہے کہ "بے نماز دوزخی ہے۔"

اسی طرح دیگر بہت سے علمائے کرام کی تائیدات ہیں۔ بندہ انہی پر ہی کفایت کرتا ہے۔ والسلام

(عبدالقادر عارف حصاری)

© rasailojaraid.com